یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہی

Registered. L. 9n. 352.

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۳ — جلد پنجم (۵)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ
والیان ریاست سے ... ٭ہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۶/۱۲
" " ششماہی ... ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہی
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی آنی چاہئی +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

امرتسر مورخہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا کا خلاصہ مطلب جیسا کہ کئی دفعہ سابقہ پرچوں میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ ارکان نماز میں تو امام اور مقتدی کا ربط اور ملاپ ہی جسکا نتیجہ یہ ہے کہ امام اگر ارکان نماز میں کچھ خلل ڈالے تو مقتدی کی نماز بھی نہوگی مگر ادا ارکان صحیح کر کے اگر اسکی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اسکی نماز قبول نہیں تو اسکا اثر مقتدی تک نہیں پہونچتا۔ اس خلاصہ کو یاد رکھکر جناب مولوی ابو الحسن غلام مصطفےٰ صاحب حنفی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل پڑہئے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ العزیز۔ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب بعد سلام التماس یہ ہے کہ آپکا مرسلہ پرچہ اخبار اہلحدیث معہ رقعہ متضمن سوال جواب ملا تھا بیان چند مدلہ سطور پیش کرتا ہوں۔ وھی ھذہ

ہمارے حنفی مذہب میں فاسق دو طرحکے سمجھے جاتے ہیں ایک وہ کہ اس کا فسق وخروج الطاعۃ اللہ والطاعۃ الرسول سے کفر تک نہ پہونچا ہو۔ دوسرا وہ کہ اس کا فسق کفر تک واصل ہوا ہو اول قسم کے پیچھے نماز کا پڑھنا عندنا مکروہ ہے رہا کہ صاحب المذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے سو جواز ہوتے کراہت متحقق ہوسکتی ہے انہیں منافات نہیں ہے دیکھو کتب فقہ و اصول۔ دوسرے قسم فاسق کے پیچھے نماز بیر اقتدا حرام و ناجائز ہے دیکھو در مختار رد شامی وغیرہا۔ اگر کہا جاوے کہ امام حسن علیہ السلام نے مروان یا اور کسی نے باغیوں کے پیچھے نماز پڑہی ہے تو اسکا جواب بالکل سہل ہے۔ ایک جماعت مسلمانوں کی جب باغی ہو جائے تو وہ بوجہ بغی کے اسلام سے خارج نہیں ہوتی دیکھو قرآن شریف میں باغی جماعت کو مومن ہی کہا گیا ہے پس اگر ایسے لوگوں کے پیچھے کسی نے نماز پڑہی بھی ہو گو وہ در اصل مکروہ تھی مگر بوجہ ضرورت دافع فساد و تقاطع اُنکی نماز بلا کراہت ہوگئی مختار کا کفر مظنون و موہوم ہی تھا اور یہ خود ابن حزم کی عبارت سے جو آپکے پرچہ مذکور میں منقول ہے ظاہر ہے پس ایسے امور و حالات کو کافروں کے پیچھے بھی جواز اقتدا کے لئے دلیل گرداننا قابل تعجب امر ہے زیادہ تر باعث تعجب یہ امر ہے کہ آپنے عمل صحابہ کو حجت

گمشدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ورنہ تیسرے ہفتہ قیمت ارسال بعد ۲ فی پرچہ۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا

گردانا حالانکہ آپ بجز قرآن و حدیث کے کسی امر کو قابل حجت نہیں جانتے اور ذرا سوچئے کہ آپکا دعویٰ ہے کہ کافروں کے پیچھے نماز جائز ہے اور دلیل میں [illegible] مسلمانوں کی امامت پیش کرتے ہیں فاین ھذا من ذاک مولویصاحب تقریب نا درست ہے۔ قادیانی کے تمام دجالی اقوال کو چھوڑ دیجئے صرف انکا قول لیجئے کہ میں نبی ہوں رسول ہوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت تشریعی ہیں نہ خاتم مطلق نبوت" کیا آپ اس قول کو اسلامی قرار دینگے یا خلاف اسلام اور خروج کا باعث اطلاق قرآن و حدیث بلکہ اجماع اہل قبلہ اس کے بالبداہت مخالف ہے کوئی دکھلا سکتا ہے کہ قرآن نے یا احادیث نے ایسا بتلایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ باقی قادیانی دشمن خدا و رسول کا ہذیان کہ بر تقدیر تسلیم ختم نبوت خدا کی رحمت پر مہر لگتی ہے اس قسم کا اعتراض نبوت تشریعی کے مختوم ہونے کی تقدیر پر وارد ہوگا بل بالطریق الاولیٰ۔ مولویصاحب یہ خوب کہی کہ قادیانیوں کے پیچھے خواہ انپر حکم کفر کا ہی لگا ہو نماز درست ہے کیونکہ وہ فرائض اور ارکان نماز کو مرعی رکھکر نماز پڑھتے ہیں اور خود بھی نماز گو باطل ہی ہو مگر مقتدی کی تو کامل صحیح نماز ہوگی یہ عجب خیال ہے آجتک میرے خیال میں کسی کو یہ خیال نہیں آیا تو آپکے قول سے لازم آتا ہے کہ اگر کوئی نبوت موسے و ابراہیم [illegible] اور اکثر صفات باری سے منکر ہو بلکہ مخالف اسلام سراسر ہو مگر نماز کی خوبی کو مانتا ہو گو فرضیت سے منکر ہو لوازمات نماز کو مرعی رکھے اور امام بنے تو اسکی اقتدا بھی جائز ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ امامت کیا ہوئی ایک حقیر چیز ہوئی آپ تمام باتوں کو چھوڑیں اور اتنا تو خیال کریں کہ امامت اعزاز ہے یا تحقیر و تذلیل۔ تحقیر و تذلیل تو کہہ نہیں سکتے ورنہ رسول خدا صلعم اور صحابہ وغیرہم نہیں بچینگے بلکہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض ہوگا کہ اس نے ارشاد وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ فرماکر امام و مقتدی کو ذلت و حقارت کی راہ بتلائی نعوذ باللہ منہ پس لامحالہ ماننا پڑیگا کہ امامت عزت والا عہدہ اور امام بنانا اعزاز ہے بنا بریں آپ خود انصاف دیں کہ کافر امامت کے قابل ہوسکتا ہے ہرگز نہیں کما لا یخفی۔ آجکل ہمارا خیال اور مذہب یہ ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بلا ضرورت اسکی اقتدا نہ چاہئے اور کافر یقینی کی اقتدا حرام اور ناجائز ہے وقس علیہ حال صلوٰۃ مقتدیہا۔ اب آپ اس تحریر کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھیں یا رد کریں میں نے اپنا خیال ظاہر کردیا۔ اللہ یغفر لنا ولکم آمین ؎

خاکسار... ناظرین؛ مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے آپ لوگوں کے سامنے ہے

میں چاہتا تھا کہ اصل بحث اور موضوع مسئلہ پر کوئی آیت یا حدیث پیش کیجاتی جسکا مضمون یہ ہوتا یا اُس سے بپابندی قواعد علم اصول (عبارت النص۔ اشارۃ النص۔ دلالۃ النص اور اقتضاء النص وغیرہ) یہ سمجھا جاتا کہ جو امام ارکان صلوٰۃ بخوبی ادا کرے مگر بوجہ کسی مانع کے اسکی نماز قبول نہ ہو تو انکی اقتدا درست نہیں۔ اس قسم کی دلیل تو مولانا صاحب نے پیش نہیں کی۔ ہاں یہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہو کر پڑھا دے تو کیا تم اس کے پیچھے بھی جائز کہو گے مگر مولانا صاحب نے میری سابقہ گذارش پر غور نہیں فرمایا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ جو کوئی نماز کو فرض جانکر ادا و ارکان کرتا ہے اُس کے پیچھے جائز ہے نہ کہ جو فرض ہی نہیں جانتا۔ اسکی تو نیت ہی صحیح نہیں۔ نیت کے معنے تو بس یہی صحیح ہیں کہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو۔ ہاں میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امامت اعزاز ہے۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امام کے انتخاب کیوقت وہی اصول ملحوظ رہیگا جو حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی نیک بختوں کو اپنا امام بنایا کرو۔ لیکن میری غرض اس سے یہ ہے کہ جس طرح فقہاء نے ایسے لوگوں کی فہرست دیکر جنکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ ایسے لوگوں کو امامت کے اعزاز سے معزز نہ کرو تاہم یہ لکھا ہے کہ وان تقدموا جاز (ہدایہ وغیرہ) یعنی ایسے لوگ آگے بڑھکر پڑھا دیں یا پڑھا رہے ہوں تو انکی اقتدا جائز ہے بس میں آجکل کے مکفرین کو یعنی جن لوگوں پر علماء نے کسی وجہ سے کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے انکو بھی انہی میں شمار کرتا ہوں جنکا حکم صاحب ہدایہ وغیرہ نے بہ تقدم کی حالت میں جائز تبلایا ہے۔ مجھو انکے کفر اور اسلام سے اس جگہ بحث نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ علماء نے انپر فتویٰ کفر کا دیا ہے لیکن جناب مولانا کافر اور مکفر میں آخر کچھ فرق بھی تو ہے؟ وہ کیا ہے یہی کہ کافر واقعی اسلامی تعلیم سے منکر ہوتا ہے اور مکفر اسلامی تعلیم سے خود انکار نہیں کرتا۔ بلکہ انکار انکو لازم آتا ہے یا لازم کیا جاتا ہے بس آجکل کے فقہاء کے مکفرہ گو کیسے ہی بنا ڈالے ہیں مگر جب نماز پڑھینگے تو اُس کو فرض جانکر ہی پڑھینگے۔ بس اتنے کام میں ہماری شرکت ان سے ہوسکتی ہے۔ ہاں یہ بھی جناب نے خوب فرمایا کہ صحابہ کے قول سے دلیل لاؤ جسکو تم دلیل نہ سمجھتے تھے اے جناب میں ہی کیا جمہور فقہا محدثین اور اصولیین صحابہ کے اقوال کو دلیل نہیں جانتے شرح نخبہ۔ نور الانوار وغیرہ ملاحظہ ہوں میں نے بھی اقوال صحابہ کو تائید میں نقل کیا ہے دلیل میں نہیں علاوہ اس کے میرا تو سوال ہی یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت میں امام اور مقتدی کے ربط کی کوئی دلیل ہو تو پیش کیجئے ورنہ حرمت کا حکم نہ لگائیے کیونکہ کوئی حکم شرعی دلیل شرعی کے بغیر صحیح نہیں جو کچھ آپ نے

انجمن اشاعت اسلام علی گڑھ کی طرف سے ڈاکٹر اشرف خانصاحب کی مکان پر ۲۶ مارچ کو ایک جلسہ ہوا جسمیں انجمن حمایت اسلام لاہور کے فیور میں ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

پتہ: المطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فرمایا تھا یہ تو میں جانتا ہوں کہ صاحب درمختار نے بھی یہی لکھا ہے مگر دلیل
اسپر کوئی پیش نہیں کی صرف فقہاء کا قول بےدلیل اصل میں سند نہیں مانا
گیا۔ جواز کے یہ کافی ہے تعاونوا علی البر والتقوی فاعتبروا یا اولی الالباب

جناب مولوی محمد ادریس صاحب از راج کوٹ تحریر

فرماتے ہیں کہ:۔

"آپنے جو امامت واقتدا کا مضمون اپنے اخبار میں تحریر کیا ہے وہ ازحد [illegible]
ہے۔ اسوقت مسجدوں کے مولویوں کا دو امر پر نہایت زور ہے ایک تو
کسی کے پیچھے نماز نہ ہوگی دوسرے اسلام سے خارج کرنیکا جسکو فتوے
دیتے ہیں اگر وہ خود انصاف کو کام میں لادیں تو ان کے پاس ایسے
فتووں کی کوئی دلیل نہیں" (باقی آئندہ)

ایک مسلمان کے چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲ ۔ قرآن مجید میں وہ اسلام کونسا ہے جو بعد وفات رسول اللہ
کو تسلیم کیا گیا کہ جبکی تاثیر سے مختلف فرقے ایک ہی اسلام کے پابند ہوکر ایک ہی
نام مسلمان و اخوۃ اسلامی و اتفاق قومی میں ضرب المثل ہوگئے تھے اور اسوقت
وہ اسلام اور وہی نام مسلمان اور وہی ہمدردی اور اخوۃ اسلامی اور اتفاق قومی
ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ کے مصداق کونسا اسلامی فرقہ دنیا
میں موجود ہے؟

جواب ۔ یہ سوال دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ لوگ اپنا نام فقط مسلمان
ہی کیوں نہیں مانتے؟ کیوں اپنے نام مختلف حنفی شافعی شیعہ وغیرہ کہلاتے
ہیں؟ دوسرے یہ کہ وہ اعتقادات اور اعمال کیا ہیں جنکا نام اسلام ہے۔ پہلے
حصے کا جواب یہ ہے کہ بیشک مسلمان ہی پر قناعت چاہئیے میں آپکو اطلاع دیتا
ہوں کہ میں قرآن وحدیث کا عامل مسلمان ہوں اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔
لیکن موجودہ تفرقہ جو مسلمانوں کی آگ ہوگئی ہے کچھ تو اختلاف مسائل پر مبنی ہے
کچھ عناد اور فساد پر۔ جو کسی سے کچھ اختلاف ہوا فوراً بس ہوا اسکو ایک نئے فرقے سے
منسوب کردیا۔ سب سے اول فساد اہل [illegible] کی طرف سے ہوا ہے۔

اس سے بعد معتزلہ الگ ہوگئے تو یہ صورت ہوئی کہ ایک فریق [illegible]
تھا اور دوسرا فریق غیر اہل سنت - جنمیں رافضی - خارجی - معتزلہ
اس سے بعد بقول استاذ الہند حضرت شاہ ولی اللہ پانچویں صدی [illegible]
بھی پچھلے اور ایک سے پانچ ہوگئے یعنی حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی [illegible]
حسب بیان حضرت شاہ صاحب قدس سرہ وغیرہ محققین سلف [illegible]
تک یہی طریقہ تہا کہ عوام علماء سے قرآن و حدیث کے احکام پوچھ لیا کرتے
تھے - اس میں کسی صحابی کی یا امام کی رائے کی پابندی نہ تھی - صرف [illegible]
سنت کی تلاش تھی اور بس - پس اس بیان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسوقت
کس فرقے میں یہ طریق عمل ہے - مجھ سے اگر پوچھیں تو یہ طریق عمل صرف اہلحدیث
میں ہے - شائد آپ اہلحدیثوں کا نام سنکر چونکینگے کہ یہ بھی تو ایک سا تفرقہ ہے سو
آپ کو واضح ہو کہ یہ تفرقہ نہیں ہے کیونکہ اس نام میں کسی غیر کی طرف نسبت
نہیں ہے بلکہ اس کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ گروہ جو شیخ الاسلام یعنی بغیر کسی امام
کی تقلید کے قرآن وحدیث پر عمل کرنیوالا ہے - اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص
اپنے بیٹوں کو وصیت کر جائے کہ تم سب ملکر اسی میری دوکان پر تجارت کرنا
میری نام رکھنا - اسی میرے طریق پر چلنا - مگر اس کے بعد اس کے پانچ بیٹوں میں
سے چار تو الگ الگ ہوگئے اور ایک اصل دوکان میں رہا - ایک عام آدمی
کی نظر میں تو یہ دوکانیں پانچ ہیں مگر محقق آدمی غائر نظر سے معلوم کرے
کہ جو بہائی اصل دوکان میں ہے اسکی طرف سے تفرقہ نہیں ہے بلکہ [illegible]
علیحدگی کی ہے انکی وجہ سے ہے - اہلحدیث اصل طریق پر ہیں جیسا شروع [illegible]
ہے کہ انہوں نے جیسی اعمال میں کوئی مزیت پیدا نہیں کی اپنی [illegible]
بھی کوئی تغیر نہیں کیا - کیونکہ انکا قول ہے سہ

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

آج اگر دنیا کے کل مذاہب اہلحدیثوں کی طرح اپنی اپنی نسبتیں
ہٹالیں تو اہل اسلام کی صورت نظر آجاوے اور تفرقہ بہت کم [illegible]
گو میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اہلحدیثوں میں بھی اختلاف ہے مگر یہ [illegible]
قدر تو انکی سمجھ کا ہے اور کسی قدر تحاسد کا جسکا وجود ہر مذہب میں ہے
آپکا سوال جو عمل کے پہلو سے ہے جسکی طرف آپنے ویؤثرون علی انفسہم [illegible]
کیا ہے افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ وہ نصیب اعداء ہوگیا ہے [illegible]
شریعت کے جو حصے بیان کرتے ہیں وہ دنیا کے مسائل [illegible]

ahmadimuslim.de

دعوت مرزائیہ اور اسکا جواب

از مولوی محمد ادریس صاحب وکیل چھپرہ

کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین میں سے کسی بزرگوار قاضی حبیب اللہ نام مقیم دولت کدہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کیطرف سے ایک تحریر ہمارے پاس پہونچی تھی جسمیں ہمکو کاتب تحریر نے اپنے مذہب کی طرف مدعو کیا تھا۔ اور اسکا جو کچھ جواب ہم نے بوساطت شیخ میران بخش صاحب موصوف دیا تھا اسکی نقل زیر عنوان مندرجہ صدر ۲۱-۲۲-۲۵- جون سنہ ۰۷ کے پرچہائے روزانہ اخبار لاہور کے ذریعہ سے ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے اور ان تحریرات سے خوب اشاعت مضمون مذکور لاہور وغیرہ مقامات سے ہمارے پاس پہونچیں اس جواب کے قابل اطمینان ہونا ظاہر ہے بلکہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے (جو اس معاملہ میں ہمارے اور قاضی صاحب کے درمیان حکم قرار دئیے گئے تھے) صاف لفظوں میں ہمارا حق پر اور ان لوگوں کا طریقہ باطل پر ہونا لکھا ہے۔

قاضی حبیب اللہ صاحب نے اگرچہ اس پر کچھ لکھا پڑھی نہیں کی لیکن انکی سکوت سے ظاہر ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں رہا۔ ورنہ وہ ضرور بطلب کشائی کرتے اس لئے کہ انکو لکھا یا گیا تھا کہ جو دریافت کرنا ہو۔ بلا تکلف لکھیں۔ انکی اطمینان کے لئے کافی سامان موجود ہے۔ اب ایک مدت کے بعد اسی مضمون کے متعلق مرزا صاحب کے دوسرے مریدین کیطرف سے دو تحریریں میرے پاس پہونچی ہیں جن میں سے :-

(۱) منجانب محمد حسین صاحب جنہوں نے بیس صفحہ سیاہ کر کے بھیجے ہیں اور اپنا قیام لاہور میں لکھا ہے مگر پتہ نہیں لکھا جو ان کے نام پر براہ راست جواب بھیجا جا سکے۔

(۲) منجانب عبد اللہ خانصاحب دوم مدرس عربی ہندو کالج۔ پٹیالہ ریاست۔

پہلی تحریر میں ایک ایک بات کو کئی دفعہ دہرا کر طول دینے کے علاوہ فحش اور گستاخانہ الفاظ بھی بھرے ہوئے ہیں اور اسپر صاحب مضمون کی خواہش ہے کہ اول انکی تحریر کسی اخبار میں شائع کرائی جائے اور اس کے بعد جواب چھپوایا جائے۔ یہ خواہش انکی ایسی ہے کہ ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ مجھکو ایسا کوئی اخبار نظر نہیں آتا جو اس قسم کے مضامین کے لئے ناحق اپنے کالم مہینوں تک وقف رکھے

دوسری تحریر اگرچہ تحریر اوّل کی طرح فحش اور عامیانہ الفاظ میں نہیں ہے۔ لیکن مضمون دونوں کا قریب قریب یکساں ہے اسلئے دونوں تحریروں سے جس قدر سوالات پیدا ہوتے ہیں انکے جوابات لکھے جاتے ہیں۔

اگر دونوں تحریروں کے کاتبوں یا انکے ہم مشربوں میں سے کسی کو اور بھی کوئی خدشہ ہو تو ہم بفضلہ تعالیٰ اس کے رفع کرنے پر ہر وقت طیار ہیں۔

ان جوابات کی ایک نقل مولوی عبد اللہ خانصاحب (کاتب دوم) کے پاس براہ راست بھیجی گئی ہے اور دوسری نقل بذریعہ اخبار ہذا ہدیہ ناظرین ہے۔ اسی سے کاتب اول (محمد حسین صاحب) کو بھی جواب سے اطلاع ہو جائیگی۔ اگر وہ اپنا مفصل پتہ لکھدیتے براہ راست بھی انکو مطلع کیا جا سکتا تھا۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق

سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ا مع جوابات

سوال نمبر ا۔ ہر ایک نماز میں بطور دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پڑھنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے جس میں گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست ہے اور گروہ مذکور میں (دوسرے مقام پر) انبیا۔ صدیق۔ شہدا اور صالحین کا شامل ہونا بیان ہوا ہے۔ اگر یہ مدارج نماز پڑھنے والوں کو نہ مل سکیں تو ایسی دعا کیوں تعلیم فرمائی جاتی؟

جواب نمبر ا۔ اس سوال کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو سورہ فاتحہ کا ترجمہ غلط پڑھایا گیا ہے۔ اس میں ہرگز گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی جن و انس صرف عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نماز بھی ایک عبادت ہے اسی حکم کی تعمیل میں نماز پڑھی جاتی ہے اور شروع میں یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرینگے۔ چونکہ کوئی کام بدون اعانت خداوندی کے پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا جاتا ہے کہ ہم تجھ ہی سے اعانت چاہتے ہیں۔ مگر عبادت کرنے میں بھی کئی طرح کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں شامل ہیں (اور جن سے مراد انبیا علیہم السلام و صدیقین و شہدا و صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں) دوسرے وہ لوگ جو مغضوب علیہم یا گمراہ ہیں۔ اور انسان میں بالطبع سہو و نسیان کا مادہ ہے اسلئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ ہمکو وہ طریقہ عبادت بتا جو گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا ہے اور اس رستہ پر نہ چلا جو مغضوب علیہم اور گمراہوں کا ہے۔ اسمیں کسی جگہ مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے اور نہ ایسی درخواست کیجا سکتی ہے کہ انسان انسان ہونے کی حیثیت سے بجز عبادت کے

ahmadiyyamuslim.de

لئے پیدا کیا گیا ہے تو عبادت کرنا اسکا فرض منصبی ہوا۔ اور فرض منصبی پر کسی انعام و اعزاز کا خواہشمند ہونا داخل حماقت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ادائے فرض منصبی پر بھی حسب رضا و ارادہ خداوندی کوئی درجہ ملجاوے۔ مگر کوئی شخص استحقاقاً اس کی خواستگاری نہیں کرسکتا۔ کاتب تحریر نمبر ا نے اس دعا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ہم پر وہ نعمتیں نازل فرما جو گروہ انعمت علیہم پر نازل کی ہیں۔ یہ ترجمہ بالکل غلط ہے نہ تو قواعد عربیہ کے موافق صحیح ہوتا ہے اور نہ اُن ترجموں اور تفسیروں کے مطابق ہے جو مسلمانوں میں مروج ہیں پس جبکہ یہ سوال ایک غلط ترجمہ کی بنا پر کیا گیا ہے۔ اور مدارج ملنے کی کوئی درخواست ہی نہیں کیجا سکتی۔ نہ مدارج کے حاصل نہ ہونے پر شکایت کا موقع ہے تو یہ سوال ہی فضول ہے۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ گروہ انعمت علیہم (انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہداء و صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں قبل ازیں بندگان خدا داخل ہوچکے ہیں تو اب کیوں نہیں ہوسکتے؟

جواب نمبر ۲۔ اس سوال کے متعلق ہم پہلے سوال کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ استحقاقاً تو کوئی شخص کسی درجہ کا مدعی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور فضل خداوندی اسکی رضا اور اس کے ارادہ پر منحصر ہے۔ جب اور جس شخص کے لئے اس نے چاہا ان مدارج سے معزز ہوا اور جسکو چاہے آئندہ بھی معزز کرسکتا ہے یہ اس کے قبضہ قدرت و اختیار میں ہے اسکی قدرت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ لیکن گروہ انعمت علیہم میں سے درجہ انبیاء علیہم السلام کا بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل ہونا محالات سے ہوگیا ہے۔ اسکی وجہ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتی کہ معاذ اللہ خداوند تعالیٰ میں قدرت نہیں رہی اور اب وہ مجبور محض ہے جیسا کہ کاتب مضمون نے طنزاً یا بادہ گستاخی لکھا ہے۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی عہدہ دار کی جگہ دوسرے عہدہ دار کا تقرر محض انہیں دو صورتوں پر ہوسکتا ہے۔ ایک یہ کہ عہدہ دار مذکور مرجائے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے عہدہ سے معزول کردیا جائے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یہ دونوں باتیں نہیں کہی جاسکتیں۔ لہذا جناب باری عز اسمہ نے آپکو خاتم النبیین فرمایا اور خود انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ایسی حالت میں اگر بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو درجہ نبوت حاصل ہو تو کلام آلہی و ارشاد رسالت پناہی کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔

اس موقع پر یہ بھی کہدینا ضروریات سے ہے کہ گو مسلمانوں میں یہ مسئلہ متنازع فیہ رہچکا ہے۔ آیا اللہ تعالیٰ اپنے فرمودہ کے خلاف کرنے پر قادر ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ قادر نہیں ہے اور اکثر قادر تو کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خلاف فرمودہ او تعالیٰ شانہ کا واقعہ ہونا محالات سے ہے۔ بہرصورت تمام مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ خلاف ارشاد آلہی و فرمودہ رسالت پناہی ہرگز واقع نہیں ہوسکتا اس لئے درجہ نبوت تو ابھی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا رہی باقی مدارج (صدیقین۔ شہداء اور صالحین کے) وہ مسلمانوں کو حاصل ہوئے ہیں اور اب بھی بارادہ و رضائے خداوندی محض تفضلاً حاصل ہوسکتے ہیں۔ استحقاقاً نہ پہلے کوئی شخص ان مدارج پر فائز ہوا نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ علیٰ کہ مرتبہ الوہیت و ربوبیت اسکا شایان نہیں ہے کہ کوئی بات جناب باری عز اسمہ پر واجب ہو۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں کرتا۔ اس کے کسی فعل کی بابت کوئی شخص جواب طلب کرنیکا مجاز نہیں ہے اور کوئی درجہ عنایت کرنا اسکا فضل ہے اگر دے تو عنایت ہے ورنہ شکایت نہیں ہوسکتی۔ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَهُوَ تَعَالٰی اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ۔

خداوند تعالیٰ کے ایسا کرنے یا نہ کرنے کو ظلم سے بھی تعبیر نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ ظلم دو معنوں میں مستعمل ہے۔

ایک یہ کہ دوسرے کے ملک میں تصرف کیا جائے۔

دوسرے کسی چیز کا استعمال بے موقع کرنا۔ پہلی صورت تو ظاہر طور سے محال ہے کہ جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کی ملک ہے وہ ہر طرح تصرف کرسکتا ہے اور دوسری صورت اس لئے محال ہے کہ وہ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی فعل خلاف حکمت نہیں ہوسکتا اگر وہ مرزا صاحب کو یا اُن کے مریدین کو کوئی درجہ نہیں دیتا تو اس میں بھی کوئی حکمت ضرور ہوگی جسکو ہم دریافت نہیں کرسکتے مگر دنیا ایسے پاک نفوس سے خالی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۔ جو لوگ اللہ جلشانہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اس پر ہمیشہ مستقیم رہتے ہیں انکی نسبت کلام آلہی میں وعدہ ہے کہ ان پر فرشتے نازل کئے جائینگے کہ وہ کچھ خوف و حزن نہ کریں اور انکو جنت کی بشارت دی جائیگی پس جبکہ مومنین پر بھی فرشتوں کے نازل ہونیکا وعدہ ہے اور نبیوں پر بھی فرشتے نازل ہوتے رہے ہیں تو کیا یہ نبیوں کی برابری نہیں ہے؟

جواب نمبر ۳۔ یہ سوال فرشتوں کے نزول کے اسباب کی ناواقفیت کے سبب سے کیا گیا ہے۔ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتوں کے متعلق جدا جدا خدمات ہیں بعض بارش پر۔ بعض رزق پہونچانے پر۔ بعض قبض ارواح پر متعین ہیں۔ آسمانی وحی پہونچانے پر بھی ایک فرشتہ متعین تھا۔ سلسلہ نبوت ختم ہونے سے صرف فرشتہ وحی کی آمد بند ہوئی ہے نہ کہ کل فرشتوں کی۔ ایسی صورت میں استقامت

ahmadimuslim.de

کو بوقت مرگ دیکھو کہ استقامت کا یقین وقت مرگ سے پہلے ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر بذریعہ ملائکہ قبض ارواح اطمینان اور جنت کی بشارت دی جائے تو کون بڑی بات ہے۔

تابعین روح کے نزول کو فرشتہ وحی کے نزول پر قیاس کرنا عقل کے خلاف ہے مگر یہ دیکھو کہ مرزا صاحب کے مریدین کیطرح پہلے بھی محض بھولے آدمیوں کو ہو چکا ہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک شخص کا باپ بیمار تھا اور حکیم صاحب نے کوئی آزار کا نسخہ لکھدیا۔ عطار کی دوکان کی طرف جاتے ہوئے اس شخص کو ایسے مقام سے گذرنا پڑا جہاں کوئی مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے۔

ذکر یہ تھا کہ جس مکان میں کتے یا تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے۔ چونکہ یہ صاحب ایک خوش عقیدہ بزرگوار تھے۔ فوراً مکان کو لوٹ آئے اور جا کر کتے پکڑ کر اپنے والد ماجد کے پلنگ سے باندھ دئیے اور اس خیال سے کہ اب فرشتہ تو آ ہی نہیں سکتا جو بڑے میاں کی روح قبض کریگا۔ نسخہ پھاڑ کر باطمینان سو رہے۔ کتوں نے رات بھر غل مچایا۔ پلنگ کو ادھر ادھر گھسیٹا۔ ان صدمات سے بڑے میاں صبح کو مُردہ پائے گئے۔ اب اس شخص کو سخت حیرت ہوئی اور مولوی صاحب سے شکایت کی کہ فرشتہ مکان میں داخل نہیں ہوا تو بڑے میاں کیسے مرے۔ اسکی وجہ بتلائیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میاں اس گستاخ کی جان بھی تو کوئی فرشتہ نکالتا ہے یہی آ گیا ہوگا۔ ایسے مکان پر صرف ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے نہ کہ اور قسم کے فرشتے بھی۔

بہرحال جو فرشتہ وحی لیکر آتا تھا وہ اور تھا۔ اور جو صاحب استقامت پر بوقت مرگ نازل ہونگے وہ دوسرے ہیں۔ دونوں موقعوں کی صورت جداگانہ ہے اور اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام سے کسی حالت میں کسی صاحب استقامت کی (جو نبی نہ ہو) برابری لازم نہیں آ سکتی۔

سوال نمبر ۴۔ اگر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کا نبی ہونا غیر ممکن تھا تو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کیسے فرمایا گیا؟

جواب نمبر ۴۔ اس سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی صحت میں محدثین کو کلام ہے۔ مگر مریدین مرزا صاحب سے وہ کوسوں دور ہے اس لئے کہ اسمیں صرف علماء کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس چیز کو جس چیز سے تشبیہ دی جاوے وہ بالکل ایک ہو جائے مثلاً کسی شخص کو مثل شیر کے کہا جائے تو سننے والا شخص مذکور کی نسبت یہ خیال ہرگز نہیں کر سکتا کہ وہ اس صحرائی مخلوق کا ہم جنس ہو گیا ہے جو درندہ کہلاتا ہے اور انسانیت سے بالکل نکل گیا ہے بلکہ یہ خیال کریگا کہ وصف بہادری میں اسکو بھی ایک حصہ حاصل ہے۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دینے کا حاصل بھی یہی ہوگا کہ وہ علماء ہرگز نبی نہ ہونگے ہاں انبیاء میں جو وصف ہدایت مخلوق اور کثرت اتباع تھا وہ انہیں بھی حاصل ہوگا یعنی مثل انبیاء کے وہ لوگوں کو ہدایت کرینگے اور ایک جماعت کثیر انکی تابع ہوگی چنانچہ اسلام میں بے تعداد علماء ایسے ہو گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو صرف ہدایت مخلوق کے لئے وقف کر دیا ہے اور لاکھوں آدمی انکے پیروکار ہیں مثال کے لئے بہت سے ائمہ شریعت و بزرگان طریقت کے نام لئے جا سکتے ہیں اور جن سے ہر شخص واقف ہے۔

کاتب مضمون نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی عالم درجہ نبوت حاصل نہیں کر سکتا تو اس مشابہت سے انبیاء علیہم السلام کی جناب میں کیوں گستاخی نہ ہوگی اسکا جواب اسقدر کافی ہے کہ ایسی عام تشبیہوں سے بظاہر کوئی گستاخی لازم نہیں آ سکتی۔ اسلئے کہ اگر عام طور سے یہ کہا جائے کہ دیہات کے چودھری و نمبردار ایسے ہی ہیں جیسے اپنے علاقہ میں ڈپٹی کمشنر و کمشنر تو کسی ڈپٹی کمشنر کی یا کمشنر کی اس سے توہین نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر کسی خاص چودھری کو کسی ڈپٹی کمشنر سے مشابہت دی جائیگی تو اسوقت بے شک ایسی تشبیہ دینے والے کو توہین کا مرتکب سمجھا جا سکتا ہے مثلاً اگر یوں کہا جائے کہ علماء انبیاء کے وارث و جانشین ہیں تو کوئی بیجا نہیں لیکن مرزا صاحب کے مریدین کی طرح جب مرزا صاحب یا کسی دوسرے کو مثل مسیح علیہ السلام وغیرہ کہا جائے تو یہ صریح گستاخی اور بے ادبی ہے اور اسی وجہ سے علماء دین منع کرتے ہیں کہ مرزا صاحب یا کسی دوسرے شخص کو بالکل مثل مسیح علیہ السلام یا اُن سے بہتر کہا جائے مثلاً مرزا صاحب کی ذریات کے لئے لفظ خاندان رسالت تجویز کرنا یا معاذ اللہ یوں کہنا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

یا پناہ بخدا یوں کہنا ؎

کل اولیا سے بہتر بعض انبیا سے افضل * پیر مصطفےٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

سوال نمبر ۵۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ امام مہدی (جو درحقیقت مرزا صاحب ہیں) بہت سے انبیاء سے بڑھکر ہونگے تو پھر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی کا نہ ہو سکنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب نمبر ۵۔ یہ سوال مذہب اہل سنت والجماعت کے مقابلہ میں ہرگز پیش ہونے کے قابل نہیں اسلئے کہ انکے نزدیک تمام انبیاء علیہم السلام بہترین مخلوقات ہی ہیں۔ لہٰذا ثواب اور اس قرب و منزلت میں جو انہیں درگاہ خداوندی میں حاصل ہے کوئی غیر نبی

ahmadimuslim.de

انکا مثال نہیں ہو سکتا۔ ان سے افضل ہونا تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

کاتب مضمون نے کوئی حدیث پیش نہیں کی اور نہ کتب مستندہ اہل سنت سے وہ ایسی حدیث پیش کر سکتا تھا۔ غالباً اس نے کسی اہل تشیع بزرگ سے سنکر یہ بات لکھدی ہے اسلئے کہ بعض فرق شیعہ ضرور اس امر کے قائل ہیں کہ غیر اولوالعزم انبیاء سے ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں مگر جمہور علماء مذہب امامیہ کا بھی یہ عقیدہ ہرگز نہیں انبیاء علیہم السلام اپنی جگہ ہیں۔ ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنی جگہ۔ دوسرے کو اول پر ترجیح دینا سخت بے ادبی ہے اور پھر امام مہدی بھی کسکو بنایا جاتا ہے مرزا صاحب کو جنکو حالات ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں۔ اگر ایسے ہی بزرگوار کے لئے یہ تمام بشارتیں تھیں تو یہ شعر کسی شاعر نے غالباً اسی موقع کے لئے بنایا ہوگا ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ✽ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

اگر ایسے ایسے ذات شریف انبیاء علیہم السلام سے نعوذ باللہ افضل ہوں تو انبیاء کی حالت کا دشمنان اسلام کے آگے کیا اندازہ ہوگا اور وہ اسلام کی نسبت کیسا برا خیال قائم کرینگے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسے کفریہ عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے دنیا چندروزہ ہے۔

سوال نمبر ۶۔ جبکہ خدا وہی خدا اور وہی اسکی قدرت ہے تو یہ کس سے ممکن ہے کہ ایک وقت میں تو لوگوں کو نبی اور رسول بنا دے اور پھر ایسا نہ کر سکے؟

جواب نمبر ۶۔ یہ سوال آریوں کے اعتراضات کی بنا پر کیا گیا ہے مگر ہمارا مخاطب اپنے کو مسلمان بتلاتا ہے۔ اگر وہ آریہ ہونے کا مدعی ہوتا تو ہم اسکو دوسری طرح سے سمجھا سکتے تھے لیکن موجودہ حالت میں بجواب سوال نمبر ۲ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ وہ کافی ہے اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۷۔ کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اے نبی کریم لوگوں سے کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔ اس صورت میں اتباع نبوی سے درجہ محبوبیت حاصل ہو سکتا ہے اور محبوب سے بخل غیر ممکن ہے۔ بول چال شروع ہو جائیگی اسلئے نبوت بھی حاصل ہو جائیگی۔ اسکو کیوں محال سمجھا جائے۔

جواب نمبر ۷۔ اس سوال کا جواب بھی نمبر ۲ میں گذر چکا ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت کا حصول کیوں محال ہے۔ اب رہی محبوبیت اس کے لئے صرف اس قدر لکھدینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے سے مراد صرف اسقدر ہے کہ اس بندہ کی بندگی درگاہ الٰہی میں مقبول ہو جاتی ہے یہ دنیاوی محبوبیت ہرگز مراد نہیں ہے جسکی وجہ سے محب اپنے محبوب سے اضطراری معاملات کرنے لگتا ہے اور جب اختیار کا معاملہ ہے تو اپنے بندہ سے ہم کلام ہونا نہ ہونا رضا و ارادہ خداوندی پر منحصر ہے۔ اور جس حالت میں کہ اس نے سلسلہ نبوت کو آئندہ کے لئے بند کر دیا تو کسی کی محبت اسکو اپنے حکم کے خلاف کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی اسلئے جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ اب کسی شخص کو حاصل ہونا بھی غیر ممکن ہے۔ ہاں دوسرے طرق الہام والقا ایسے ہیں جنکے ذریعہ سے بزرگان دین کو کبھی کبھی یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ الہام والقا میں وہ حفاظت نہیں ہوتی۔ جو وحی کے لئے ہوتی تھی اور بزرگان دین انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم بھی نہیں ہیں۔ اس لئے جوبات الہام۔ القا سے معلوم ہو۔ بروئے شرع شریف خود ملہم علیہ شخص کو بھی جبتک کہ وہ احکام کتاب و سنت کے مطابق نہو۔ اسپر یقین کرنا درست نہیں۔ پھر دوسرے لوگوں کو تو اسپر یقین کر لینا کیسے درست ہوگا۔

سوال نمبر ۸۔ چالیس پچاس سال کی ان تھک کوشش کے بعد اگر کسی کو خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک کے ذریعہ سے بتلائے کہ تو نبی اور رسول ہے اور وہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بوجب حکم خداوندی اعلان کرے تو کیا وہ کافر ہوگا؟ اگر یہ شخص کافر ہے تو ایسے لوگ بہت گذری ہیں جنہوں نے نہ صرف نبی و رسول بننے کا دعویٰ کیا بلکہ نام بنام انبیاء علیہم السلام کی نسبت کہا کہ میں وہ ہوں انکی نسبت کیا کہا جائیگا؟

جواب نمبر ۸۔ اس سوال کا جواب پہلے جوابوں سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسطرح کہ حصول نبوت کا محال ہونا سوال نمبر ۲ کے جواب میں ثابت ہو چکا ہے اور سوال نمبر ۷ کے جواب میں عرض ہو چکا ہے کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی کو وہ شرف حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب شخص مذکور سوال کو بجز اس کے کہ الہام یا القا سے معلوم ہوا ہو اور کوئی صورت نہیں ہے اور الہام سے جو کچھ معلوم ہو جبتک کہ کتاب و سنت کے موافق نہو قابل یقین نہیں ہو سکتا لہٰذا شخص مذکور کو اگر اپنا نبی اور رسول ہونا معلوم ہو تو وہ بوجہ خلاف کتاب و سنت ہونے کے لائق اعتبار نہیں۔ بلکہ وسوسہ شیطانی ہے اور ایسی حالت میں وہ خود بھی اسپر عمل کر لیگا جائز نہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں کو گمراہ کرے۔ نہ دوسرے لوگوں کو اس کے کہنے پر عمل کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ وہ شخص کافر ہوگا یا کیا۔ اسکی نسبت علماء دین سے فتویٰ طلب کریں۔ ہم اپنی زبان سے کسی کلمہ گو کی تکفیر پسند نہیں کرتے۔ گو اسمیں شک نہیں کہ ختم نبوت کا اعتقاد ضروریات دین میں سے ہے اور اسکا منکر کافر ہی ہوتا ہے۔

ahmadimuslim.de

دوسرے بزرگوں کی نسبت جو لکھا ہے کہ انہوں نے نام بنام انبیاء علیہم السلام کی جگہ اپنے کو ظاہر کیا مثلاً آدم میں ہوں۔ شیث میں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کلمات غلبہ حال میں کسی بزرگ کی زبان سے نکل گئے ہونگے۔ بے اختیاری میں جو کچھ منہ سے نکل جائے وہ اوّل تو قابل گرفت نہیں ہو سکتا۔ دوسرے جن بزرگوں کی جانب ایسے قصے منسوب ہیں ان میں سے حضرت سلطان بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نسبت مشہور ہے کہ جب ہوش آنے پر انہیں اطلاع کی گئی۔ تو انہوں نے توبہ ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسے کلمات منہ سے نکلیں تو قتل کر ڈالنا۔ چنانچہ لوگوں نے جب دوبارہ وہی الفاظ سُنے تو تلواریں ماریں۔ مگر آپکی کرامت سے زخم نہیں لگے۔ پس کجا وہ حالت اور کجا یہ خواہ مخواہ و بزبردستی علانیہ نبوت کا دعوے ہو رہا ہے اور جہاں کسی نے کچھ کہا اور اس کے مقابلہ میں رسائل و اشتہار چھپنے شروع ہو گئے۔ ایسا مقابلہ شرع شریف سے کسی بزرگ نے کیا ہو تو اسکا پتہ دیا جائے۔ یہ کام سوائے کسی انتہا درجہ کے دشمن دین کے کسی بزرگ تو کیا ادنیٰ مسلمان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند تعالیٰ اپنے مدعی کاذب اور اس کے معتقدین کو ہدایت دے۔ آمین۔

سوال نمبر ۹۔ ہمنے اپنے ابتدائی مضمون میں لکھا تھا کہ انبیا کے مدارج ملنے کی خواہش کرنے میں علاوہ دوسری خرابیوں کے بے ادبی بھی ہے اسلئے کہ اپنے باپ کی نسبت یہ خواہش کرنا کہ اسکا اعزاز مجھکو اسے ملجاوے۔ سخت گستاخی ہے اور اسکی وجہ یہی تھی کہ ہمارے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام مسلمانوں کے دینی باپ ہیں بروئے عقیدہ اہل سنت بلحاظ اپنی تعلیم کے زندہ ہیں اور آپکی نبوت بھی ابدالآباد کے لئے ہے ایسی صورت میں خواستگار درجہ نبوت کا بجز اس کے اور کوئی منشا نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نبوت سے معزول ہوں اور وہ آپکی جگہ قائم ہو۔ اسپر کاتب نمبر ۱ نے کئی ورق سیاہ کئے ہیں اور بیحد دل کھول کر بُرا بھلا کہا ہے مگر ہم اس کی بدزبانی پر صبر کرتے ہیں اور اس کے شبہات کا حسب ذیل جواب دیتے ہیں۔

جواب نمبر ۹۔ (۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے بیشک صحیح ہے مگر پیروی اور چیز ہے اور انکا درجہ مانگنا اور شَے۔

(۲) ہر شخص اپنے باپ کا رتبہ حاصل کرنیکا خواہشمند ہوتا ہے۔ ہاں ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ کہ جیتے جی۔ اس کے معزول ہونے اور اپنے قائم ہونے کی خواہش کرنا ہے گو ایسا فعل کسی ناخلف سے سرزد ہو سکتا ہے۔ لائق اولاد کبھی ایسا نہیں کر سکتی (۳) تمام بزرگان دین نماز پڑھتے تھے کیا برابری کے خیال سے ایسے ہی جیسے دیا تھا اسے برابری کی خواہش کرنا نہیں سمجھتے۔ یہ عین بزرگان دین کا اتباع ہے۔ اطلاع

کو کوئی منع نہیں کرتا۔ بلکہ منع جس فعل سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ درجہ نبوت کے حاصل ہونے کی خواہش نہ کی جاوے وہ علاوہ طلب محال کے گستاخی بھی ہے۔

سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ۲ معہ جوابات

سوال نمبر ۱۰۔ اس زمانہ میں کونسا شخص امامت کے رتبہ پر فائز ہے اسکا پتہ دیا جائے۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر یہ بتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مذہب سنت والجماعت میں لفظ امام کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جنکو مسلمان اپنے میں سے بغرض انجام دہی مہمات دینی و دنیوی رئیس بنائیں۔ ایسے امام خلفائے راشدین اور وہ سلاطین ہوئے ہیں جنہوں نے پابندی شریعت سلطنت کی ہے۔

دوسرے پیشوایان دین جیسے ائمہ اربعہ فقہ میں اور امام غزالی و امام رازی عقائد کلام میں نافع اور عاصم قرأت میں اور بہت سے بزرگان دین علم حدیث میں امام ہوئے ہیں اور اسی طرح ائمہ اہلبیت جو ان تمام علوم اور بالخصوص ہدایت باطن اور ارشاد طریقت میں یکتا تھے۔

تیسرے ہر ایک مسلمان بادشاہ کو بھی وقتاً امام کہا جاتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ہر چند کہ خوش سیرت نہ ہو۔ لیکن بعض امور دین مثل اقامت جمعہ و جماعت و اعیاد وغیرہ میں وہی پیشوا ہوتا ہے۔

اس صورت میں سائل کو یہ لکھنا چاہئے تھا کہ وہ کس قسم کے امام کی تلاش میں ہے اگر قسم اوّل کا پتہ پوچھتا ہے تو وہ اس ملک میں کیا دنیا بھر میں مفقود ہے اور قسم سوم کا امام اس ملک میں کوئی نہیں۔

البتہ قسم دوم کے امام جنسے پیشوایان مذہب مراد ہیں بفضلہ تعالیٰ دنیائے اسلام میں ہر جگہ موجود ہیں۔ گو ان کو لفظ امام سے یاد نہ کیا جاتا ہو۔ دور کیوں جائیے پنجاب اور صوبجات متحدہ کے شہروں اور قصبوں کے علما کی فہرست منگا کر دیکھئے اور ان میں سے جس شخص کو بڑا عالم اور زیادہ پرہیزگار دیکھئے اُسی کو امام سمجھ لیجئے۔

سوال نمبر ۱۱۔ کیا امام کے لئے ملہم۔ کلیم اللہ صاحب الوحی ہونا شرط نہیں ہے اگر نہیں ہے تو اُس نے الہام سے لیا ہی کیا؟

جواب نمبر ۱۱۔ یہ سوال بھی عقائد کی لاعلمی کیوجہ سے کیا گیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک صاحب الوحی ہونا تو درکنار یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ امام اپنے تمام معاصرین سے افضل ہو۔ یہ عقیدہ حضرات اہل تشیع کا ہے اور انہوں نے خلفاء ثلاثہ کو امامت

ahmadimuslim.de

خارج سمجھنے کے لئے اس قسم کی قیدیں بڑھائی ہیں۔ پہلے قسم کے امام کے لئے زیادہ تر انتظامی قابلیت کا ہونا ضروریات سے ہے۔ اگرچہ دوسری باتوں میں کم ہو۔ اسلئے کہ بہت سے ولی کامل وعلماء متبحر ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کا بھی انتظام نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ضرورتوں کا احساس تو انکو کیا ہو سکتا ہے۔

اور قسم دوم کے امام کیواسطے اس فن میں کمال ہونا چاہئے جسکا وہ امام ہو یعنی ملہم۔ کلیم اللہ۔ صاحب الوحی ہونا۔ اس میں سے صاحب الوحی ہونا تو قطعاً محالات سے ہے جیسا کہ جواب نمبر ۲ و نمبر ۹ میں ہو چکا ہے۔ ملہم۔ کلیم اللہ بذریعہ الہام ہونا گو ممکن ہے اور بزرگان دین اس سے مشرف بھی ہوتے ہیں مگر چونکہ محض الہام کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات دھوکہ ہونے سے موجب گمراہی ہو جاتا ہے اسلئے امام کے لئے اسکا مشرف ہونا کسی طرح ضروری نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہماری ہدایت کے لئے کتاب وسنت موجود ہے تو اس غیر ضروری شئے (الہام) کی قید بھی لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اسلام میں الہام والقا کو بہ نسبت دیگر فضائل کے شرف دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات جوگی۔ رمال اور بعض صحیح الخیال انگریز ایسے ایسے واقعات بتا دیتے ہیں جو وہم وگمان میں بھی نہیں آتے۔

سوال نمبر ۱۲ - اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصداق ہو تو گو وہ مستقل نبی نہ ہو سکے لیکن بمفوائے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نبیوں کی مثال کیوں نہیں ہو سکتا اور آنحضرت کے رنگ میں رنگین ہو کر انا النبی کیوں نہیں کہہ سکتا اور ایسی حالت میں انکو امتی اور نبی کیوں نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال کے متعلق نمبر ۹ میں لکھا جا چکا ہے۔

جواب نمبر ۱۲ - صرف تشبیہی لفظ کے استعمال سے کسی کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔ ایسی صورت میں وہ عالم عالم ہی رہیگا اور اس کو ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا کہ وہ کلمہ انا النبی کا بحالت ہوش وحواس کرے۔ غلبہ حال میں اگر منہ سے نکل جائے تو وہ امر دیگر ہے مگر ہوش آنے پر انکو توبہ کرنی چاہئے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔

سوال نمبر ۱۳ - کیا آیت وافی ہدایت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ناسخ الادیان ہے یعنی دوسرے مذہب میں وجود انبیاء محالات سے ہے اور آنحضرت کی نبوت کے رنگ میں رنگین ہونے سے نبیوں کا سا قلب نبیوں کی سی وحی حاصل ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر ۱۳ - معلوم نہیں کہ سائل نے یہ سوال کس تفسیر کی بنا پر کیا ہے۔

آج تک کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔

بظاہر یہ تفسیر بالرائے معلوم ہوتی ہے جسکا نتیجہ کفر ہے جس حالت میں کہ سلسلہ نبوت ختم ہو چکا اور دین مکمل ہو گیا۔ تو وحی اور دوسرے نبی کی ضرورت ہی کیا باقی رہی۔ اسی قرآن شریف سے تمام ضروریات رفع ہو سکتی ہیں۔ آئندہ وحی کی ضرورت تو اسوقت ہو سکتی ہے جب قرآن میں کمی ہو۔ یہ معاملہ شریعت ہے اسمیں تشریح جدید کی ہرگز گنجائش نہیں۔ نہ مولانا روم علیہ الرحمۃ کے اس مصرعہ کو نبی وقت باشد اے پسر سے آپکو کچھ مدد مل سکتی ہے اس لئے کہ عام طور سے تشبیہی لفظ کے استعمال میں چنداں حرج نہیں لیکن خاص شخص کی نسبت یہ لفظ بطور تشبیہ کے نہ حقیقتاً استعمال کیا جائے تو بالضرور ممنوع ہوگا۔

سوال نمبر ۱۴ - مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبوت مستقلہ کے دعویدار نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ کی ماتحت نبوت کے مدعی ہیں۔ اگر کسی کو خداوند تعالی ایسی نبوت عطا کرے تو کیا تعجب کی بات ہے۔

اس بارہ میں کئی مرتبہ لکھا جا چکا ہے نبوت کا ہونا محالات سے ہے اور اسکا مدعی خدا ورسول کو (معاذ اللہ) جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے لہذا نبوت تو درکنار انکو مسلمان سمجھنا بھی مشکل ہے خواہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی کا بظاہر کیسا ہی ادعا کرتا ہو۔

سوال نمبر ۱۵ - سیکڑوں بہشتی کوچہ وگلیاں ہندوستان میں ہیں اگر قادیان میں بہشتی مقام بنے تو کون استبعاد ہے؟

جواب نمبر ۱۵ - اس میں استبعاد یہی ہے کہ ابھی تو جنت البقیع اور رضیۃ العلے کا مقابلہ ہے لیکن آئندہ کعبہ بھی قادیان میں نہ بنیگے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

والسلام علے من اتبع الہدی۔

ایک آریہ کا سوال اور ہمارا جواب

سوال	جب مسلمانوں کا دعوے ہے کہ ہم پاک چیزیں کھاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان گوشت کھاتے ہیں جسکی اصلیت ایک ناپاک قطرہ ہے؟
جواب	اہل اسلام کا یہ دعوی بہت صحیح ہے درحقیقت مسلمان ناپاک چیز نہیں کھاتے ہیں آپکا قیاس بالکل غلط ہے۔ نیز گوشت کی اصلیت قطرہ

ahmadimuslim.de

ناپاک ضرور ہو لیکن اس سے گوشت ناپاک نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نباتات اور ڈاکٹری سے مس بھی نہیں ہے یاد رکھو کہ اصل اور فرع میں بہت فرق ہے سائنس و فلسفہ شاہد ہے دیکھو ایک تخم (دریہ) ترش و تلخ ہوتا ہے لیکن اسکا پھل شیریں و خوش گوار ہوتا ہے۔ ایک تخم صورت و سیرت میں اچھا ہوتا ہے لیکن اسکا پھل بدمزہ اور خراب ہوتا ہے۔ یہ مشاہدات ہیں انکا انکار ہو نہیں سکتا۔ پھر قطرہ ناپاک گوشت کی علت بعیدہ ہے ورنہ ظاہر میں گوشت کھانے پینے سے بنتا ہے نہ کہ صرف قطرہ ناپاک ہی خود بخود بلا مدد غیرے نشو و نما پا کر جانور بن جاتا ہے۔ غرضکہ محض قطرہ ناپاک کی وجہ سے گوشت کو ناپاک کہدینا بہت بڑی جہالت اور غلط فہمی ہے۔

اور طریق سے سنو! انقلاب عالم یا بالفاظ دیگر سائنس والوں کا مسئلہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل ہیئت و کیفیت بدلنے پر دوسرے حکم میں آجاتی ہے ڈارون صاحب کے نزدیک دنیا میں انسان کی اصلیت حیوان ہے اور حیوان کی نباتات وغیرہ۔ ہاں ہر ذی روح کی اصل بھی ناپاک قطرہ ہے لیکن کیا اطلاق اسکا کسی پر بھی کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اصطلاح منطق میں حیوان ناطق اور حیوان مطلق انسان و حیوان میں تمیز کرانے والے الفاظ ہیں۔ کیوں آخر نطفہ کے نام سے کیوں نہیں پکارے گئے۔ ظاہر ہے کہ بوجہ تبدیل ہیئت و کیفیت کیا کوئی قوم انسان کو ناپاک سمجھتی ہے ہرگز نہیں۔ کیوں جواب ہوگا بوجہ تبدیل ہیئت و کیفیت۔ پیشاب کی اصل کیا ہے پانی لیکن پیشاب ناپاک۔ کیوں وہی جواب یاد کرو۔ خون ناپاک اور دودھ پاک۔ کیوں وہی جواب کھانا پاک اور غلاظت ناپاک۔ کیوں وہی جواب۔ اب یہاں نطفہ ناپاک لیکن جورو و بچہ کا منہ پاک۔ کیوں جو ہر وقت اس کو چاٹا کرتے ہو کبھی نطفہ کو بھی چاٹا ہے وہی جواب تبدیل ہیئت و کیفیت۔

اور سنئے اگر کسی کے کپڑے میں ذرا سی غلاظت لگجاوے تو وہ فوراً دھوتا پھرے لیکن آپ دیکھو کہ کھیتوں میں برابر غلاظت پڑتی ہے لیکن کیا کوئی پیداوار کو ناپاک سمجھتا ہے جواب دو۔

ہاں یاد رکھو کہ اگر بقول تمہارے گوشت بوجہ اصلیت کے ناپاک ہو نطفہ کی ناپاک ہے تو ناپاک خوری سے تم بھی بری نہیں کیونکہ دودھ و گھی کی اصلیت بھی تو وہی ناپاک قطرہ ہے جسکو تم غٹ غٹ پی جاتے ہو۔ دودھ چہ معنے دارد تم تو گائے کا بول و براز بھی شیر و شکر کی طرح شڑپ کر جاتے ہو۔

الحاصل یہ کہ علت بعیدہ کا اثر گویا کالعدم ہے۔ ہر چیز بہ تبدیل ہیئت و کیفیت بدلکر دوسرے حکم میں آجاتی ہے اسلئے گوشت کو بوجہ اصل کے ناپاک کہنا کام عقلا کا نہیں ہے تمام مذاہب معتبرہ میں گوشت خوری جائز ہے۔ جواز گوشت خوری کی بہت بڑی دلیل تو صرف یہی کافی ہے کہ جو شے جسکی غذا ہے وہ اسی کو ہضم ہوتی ہے۔ کنکر پتھر لوہا تانبا وغیرہ۔ اگر انسان چھٹانک آدھ پاؤ بھی کھا لیگا تو فوراً بیمار ہو جائیگا۔ لیکن گوشت بلا روٹی کے شکم سیر ہو کر کھایا جا سکتا ہے اور کبھی کچھ نقصان نہیں کرتا اور یوں تو کیسی ہی ملائم اور زود ہضم غذا کیوں نہ ہو جو زیادہ کھائی جائیگی وہی نقصان کریگی۔

اچھا رخصت۔ (ابو الفاروق احمد الصمد ہردوئی)

سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی

شد احمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ✦ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید۔

شرک و بدعت کا بحر مواج جس طرح موجزن ہے وہ کسی بینا و بصیر سے مخفی نہیں۔ ایسے وقت میں سخت ضرورت تھی کہ ایک ایسی انجمن قائم کی جاوے جسکی طرف سے وقتاً فوقتاً رد شرک و بدعت میں دلیل رسائل و اشتہارات وغیرہ طبع ہو کر خلق خدا میں مفت تقسیم ہوا کریں۔ جسکی ممبر کسی خاص مقام کے مسلمان نہ ہوں بلکہ تمام موحدین (خواہ احناف ہوں یا اہلحدیث) اس کے ممبر ہوں۔ انجمن کو تقلید و عدم تقلید آمین و رفع یدین وغیرہ کے جھگڑوں سے کچھ سروکار نہ ہو۔

الحمد للہ کہ خاکسار نے اس قسم کی انجمن قائم کر دی جسکا نام زیب عنوان سلسلہ اشاعۃ التوحید ہے جسکا اصلی مقصد صرف بطریق احسن کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ترویج و اشاعت ہے۔

مجکو امید ہے کہ تمام مسلمان حامیان توحید و سنت جو حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور کتاب تقویۃ الایمان کے معترف ہیں بہت جلد لبیک کہکر اس سلسلہ کے ممبر بنیں گے۔ چندہ ممبری کم از کم ۱ر ماہوار رہیگا۔

انجمن ہذا کیطرف سے پہلا رسالہ موسومہ بہ "معین الاسلام" چھپکر تیار ہے۔ رسالہ ہذا میں کیا ہے۔ اسلام پاک کی خالص توحید کی خوبیاں شرک و بدعت کی مذمت بیان کیگئی ہے۔ ضخامت ایک جز۔ قیمت الگ سو بھی کم صرف۔ ۲ مفت تقسیم فہرست ہذا [?] اخبارات صحائف انجم۔ وکیل۔ وطن۔ آگرہ اخبار وغیرہ سے امید ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس تحریر کو اپنے اپنے اخبار میں درج کر دینگے۔ والسلام

(راقم ناچیز ابو الفاروق احمد اللہ غفرلہ مہتمم سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی)

(اس ہفتہ بھی متعدد مضامین کے لئے جگہ نہیں ہوسکی ... اخبار کی ... آئندہ ... نمبر میں ... ہیں۔ منیجر)

ahmadimuslim.de

جاپان میں اسلام

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

گذشتہ ایام میں جاپان کے اندر اشاعت اسلام کا ایک عام چرچہ تھا - یہانتک کہ دل چلاں نے یہ بھی اُڑادی تھی کہ مکاڈو شاہ جاپان خود مسلمان ہوگیا - ایسی خبروں کو عموماً اس وقت بے وقعتی کی نگاہ سے سنا گیا تھا - خدا کی شان آخر کار مشہور مقولہ سچ ثابت ہوا کہ جیسے مردم نگوید چیزہا - اس خبر کی اصلیت اب کھلی -

علامہ علی احمد جرجاوی اڈیٹر اخبار ارشاد مصری نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام ہے الرحلۃ الیابانیہ یعنی سفرنامہ جاپان - اس میں علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ میں ۱۹۰۶ء میں بمبئی - کولمبو - اور ہانگ کانگ سے ہوتا ہوا یوکوہامہ (بندرگاہ جاپان) پر پہونچا - وہاں سے ٹوکیو (دار السلطنت جاپان) میں گیا وہاں مجھکو سید سلیمان چینی اور محمود روسی سے ملاقات ہوئی - بعدازاں سید حسین عبد المنعم ہندی بھی ملے - یہ سب صاحبان کئی کئی مہینوں سے بغرض اشاعت اسلام جاپان میں پڑے تھے - ہم سب لوگ مکر مسٹو دجاذنیف، جاپانی سوداگر کے مکان پر ٹھیرے - جب اسکو ہمارے ارادے سے اطلاع ہوئی تو اس نے اسلامی خیالات سننے چاہے - مصری فاضل نے اسلامی تعلیم کا ایک بشارت نامہ عربی میں لکھا اور سید عبد المنعم ہندی نے اسکا ترجمہ انگریزی میں کر کے جاذنیف کو سنایا - نتیجہ آخر یہ ہوا کہ مسٹر جاذنیف مسلمان ہوگیا - پھر تجویز ہوئی کہ ایک بہت بڑے وسیع مکان میں جلسہ کیا جاوے چنانچہ حسب قرارداد تجویز ہوکر اشتہار دیا گیا لوگ جوق جوق آئے لیکچر کی ترکیب یہی ہوئی کہ مصری فاضل عربی میں مضمون لکھتا ہندی فاضل انگریزی میں اسکا ترجمہ کر کے مسٹر جاذنیف جاپانی مسلمان سے جاپانی زبان میں ترجمہ کراتے جسکو مسٹر جاذنیف ہی مجلس میں سُناتا - اسی طرح انکے اٹھارہ لیکچر ہوئے جسکا نتیجہ علامہ مصری لکھتا ہے کہ بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے - آخر ہم سب لوگ بوجہ اپنی اپنی ضرورتوں کے گھروں کو واپس آگئے کلکتہ - سندراپٹی میں امام مسجد ناخدا کے پاس اس کتاب کے کئی ایک نسخے آگئے ہیں ہمارے کرم دوست قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو گذشتہ ایام میں جاپان گئے تھے انہوں نے جاپان میں کسی مذہبی کانفرنس کے وجود سے انکار کیا تھا کوئی صاحب یہ نہ سمجھے کہ علامہ علی احمد مصری کی یہ رپورٹ قاری صاحب کی تکذیب کرتی ہے - ہرگز نہیں - بلکہ علامہ مصری نے جو رپورٹ کی ہے وہ انکی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے نہ مذہبی کانفرنس کا - پس ہم ان دونوں صاحبوں کی محنت کی داد دیتے ہیں اور خلوص سے دعا کرتے ہیں کہ ان صاحبوں کی کوشش بارآور کرے - جزاھم اللہ خیر الجزاء

اِنتخابُ الاخبار

اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے حافظ محمد الدین صاحب بغرض اشاعت توحید و سنت واعظ مقرر ہوکر پہلے ضلع گورداسپور میں دورہ کر رہے ہیں - انکے دورہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے وہ لکھتے ہیں :-

یہ خاکسار نے مقامات ذیل کا دورہ کیا ہے - موضع گھمن میں کئی ایک دن وعظ کیا کھلے دل سے توحید و سنت کی اشاعت کی - اکثر لوگوں سے حجاب کبائر پر حلفاً عہد لیا - پھر موضع درک میں حتی المقدور احکام خداوندی کی منادی کیگئی کہ ایک مرد عورتوں نے نماز شروع کی پھر موضع بھاگوانی میں جاکر چند مسلمانوں کو نماز وغیرہ کی ہدایت کی مسجد میں لیجاکر باآواز بلند اذان کہی اور باجماعت نماز پڑھائی حالانکہ اس سے پہلے مسجد بالکل ویران تھی اور کوئی نمازی نہ تھا - اور اہل ہنود نماز سے مانع تھے - پھر بھراج میں لوگوں کو نماز و اتفاق وغیرہ کی ترغیب دی - علی ہذا القیاس کلانور کی مسجد اور بازاروں میں احکام اسلام سنائے گئے - بہت لوگوں کو کوشش سے نماز پڑھائی اور بیہودہ اشغال سے توبہ کرائی - اب بندہ موضع میاں کوٹ و دلیل پور میں پہونچا جہد کیوقت لوگوں کو احکام اسلام سے آگاہ کیا - کذب و غیبت کے ترک پر پختہ وعدہ لیا - اب کل کو موضع راجک کو روانہ ہونگا - والسلام (حافظ محمد از کوٹ میانصاحب)

مولوی عبد الرحیم صاحب خریدار اہلحدیث از ضلع بیربھوم اپنے ایک دیندار دوست منشی زیارت علی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر لکھکر ناظرین اہلحدیث سے انکیلئے جنازہ غائب اور دعا خیر کے ملتجی ہیں - اللھم اغفر لہ

فرانس کی فوج پر ایک فرنچ مدبر نے یہ الزام لگایا کہ غریب تونچانہ نے مراکو میں مور عورتوں اور بچوں پر گولہ باری کر کے انکو قتل کروالا - یہ بڑا سنگدلانہ اور ظالمانہ کام کیا - افسوس آجکل کی مہذب عیسائی قوموں کی یہ تہذیب ہے جسکو اسلامی شریعت ایسی ظالمانہ کارگذاریوں کی سخت مخالف ہے یہ بہادری نہیں - اسکا نام بزدلی ہے - خلفائے راشدین کی نسبت تاریخ الخلفا میں لکھا ہے کہ وہ جہاں اپنی فوجیں بھیجتے تو

راجپوتانہ کی ریاست بھرتپور کے علاقہ میں جو ایک لاکھ مسلمان راجپوت آریہ ہونیوالے تھے وہ انجمن ہدایت اسلام دہلی کی واعظوں کی پرتاثیر مواعظ حسنہ کی باعث آریہ بننے سے باز رہے اور آریہ لوگ اپنا سا منہ لیکر واپس آگئے۔ (اب میں دفتر میں آگیا ہوں - ابو الوفا)

ahmadimuslim.de

حل طلسم معمہ انعامی سو روپیہ نقد

ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ [illegible] ادویات بھی خرید سکے :-

[illegible] اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو نہر وافل [illegible] بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے ؟

[illegible] :- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے بقیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵ - اپریل ۱۹۰۸ء تک بنام مہتمم شفاخانہ جوہر امرتسر [illegible] کے آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰ - اپریل ۱۹۰۸ء کو [illegible] دے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ [illegible] رائے پر منحصر ہے حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص [illegible] مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ کیس ہو اسکو حتے الامکان پھر کسی اور [illegible] کا تردد نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ کیس ہو اسکو کسی حکیم [illegible] وقت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف [illegible] سے زیادہ بیماریوں کی [illegible] دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جوہر [illegible] ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجائے۔ یہ پاکٹ کیس [illegible] جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر [illegible] تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے [illegible] امراض کی [illegible] کے واسطے [illegible] ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے [illegible] ان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج [illegible]

امراض :- [illegible] درد کان۔ [illegible] طاعون۔ درد سر۔ [illegible] ضعف باہ۔ [illegible] درد دانت [illegible] درد معدہ [illegible] جذام [illegible] اور ہر قسم ضیق النفس [illegible]

قیمت :- پاکٹ کیس [illegible] (للعہ) محصول [illegible] کلاں [illegible]

[illegible] ہزار روپیہ نقد

[illegible] قیمت واپس کردینگے اس [illegible] جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] اور ادویے سو ثابت کردے [illegible] میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار [illegible]

[illegible] انعامات حل معمہ جات

[illegible]

[illegible] بیسویں سالگرہ شفاخانہ

[illegible]

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)